93237 ـ مطلقه عورت كا دوران عدت رشتہ طلب كرنا

سوال

كيا مطلقہ عورت كا دوران عدت رشتہ طلب كرنا جائز ہے يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

يا تو صريح طور پر رشتہ طلب كيا جاتا ہے يا پھر تعريض كے طور پر.

صريح يہ ہے كہ: ايسے الفاظ استعمال كيے جائيں جو نكاح كے علاوہ كسى اور معانى پر محتمل نہ ہوں، مثلا: كہا جائے:

جب تيرى عدت ختم ہو جائيگى تو ميں تجھ سے نكاح كر لوں گا، يا پھر اس عورت كے ولى سے صريحا اس عورت كا رشتہ طلب كيا جائے.

اور تعريض يہ ہے كہ: ايسے الفاظ استعمال كيے جائيں جو منگنى وغيره كے معانى كا احتمال ركھتے ہوں، مثلا كوئى شخص كہے: آپ جيسى عورت كى رغبت كى جاتى ہے، يا ميں بيوى كى تلاش ميں ہوں، يا ہو سكتا ہے اللہ تعالى تيرے پاس خير و بھلائى لے آئے يا روزى لے آئے اس طرح كے الفاظ استعمال كرنا.

دوم:

عدت والى عورت كے ساتھ صريح الفاظ كے ساتھ رشتہ طلب كرنا جائز نہيں، چاہے طلاق رجعى والى عورت ہو يا پھر طلاق بائن والى عورت، يا پھر بيوگى كى عدت ميں ہو.

ليكن تعريض كے الفاظ تفصيل طلب ہيں:

1 ـ اگر تو عورت طلاق رجعى كى عدت ميں ہو تو پھر اس تعريض كے الفاظ ميں بھى رشتہ طلب كرنا جائز نہيں؛ كيونكہ رجعى طلاق والى عورت ابھى تك اس كى بيوى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی نے رجعی طلاق والی عورت کے بارہ میں فرمایا ہے:

اور ان کے خاوند انہیں واپس لانے کی زیادہ حقدار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں البقرۃ (228).

چنانچہ اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالی نے رجعی طلاق دینے والے شخص کو بعل یعنی " خاوند " کا نام دیا ہے، تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی ایسی عورت کو شادی کا پیغام دے جو کسی دوسرے شخص کی عصمت و نکاح میں ہو.

2 ۔ اور اگر عورت خاوند فوت ہونے کی عدت میں ہو یا پھر تین طلاق کی عدت بسر کر رہی ہو، یا پھر خاوند یا بیوی میں کسی عیب کی بنا پر فسخ نکاح کی عدت میں ہو یا کسی اور سبب سے فسخ نکاح کی عدت گزار رہی ہو تو اس کا تعریض کے الفاظ میں رشتہ طلب کرنا جائز ہے، لیکن صریح الفاظ کے ساتھ جائز نہیں.

تعریض کے الفاظ کے جواز پر درج ذیل فرمان باری تعالی دلالت کرتا ہے:

تم پر اس میں کوئی گناہ نہیں کہ تم اشارۃً کنایۃً ان عورتوں سے نکاح کی بابت کہو، یا اپنے دل میں پوشیدہ ارادہ کرو، اللہ تعالی کو علم ہے کہ تم ضرور ان کو یاد کرو گے، لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے نہ کر لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ تم بھلی بات بولا کرو، اور جب تك عدت ختم نہ ہو جائے عقد نکاح پختہ نہ کرو، جان لو کہ اللہ تعالی تمہارے دلوں کی باتوں کا بھی علم رکھتا ہے، تم اس سے خوف کھاتے رہا کرو، اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تعالی بخشش والا اور علم والا ہے البقرۃ (235).

شیخ سعدی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

یہ حکم اس عورت کے بارہ میں ہے جس کا خاوند فوت ہو چکا ہو یا پھر جسے طلاق بائن ہو چکی ہو اور وہ عدت میں ہو تو اسے طلاق بائن دینے والے کے علاوہ کسی اور شخص کے لیے صریح الفاظ میں نکاح کا کہنا جائز نہیں.

اور اس فرمان باری تعالی:

لیکن تم ان سے پوشیدہ وعدے بھی نہ کرو.

سے بھی یہی مراد ہے کہ یعنی منگنی کے وعدے نہ کرو.

لیکن تعریض میں اللہ سبحانہ و تعالی نے گناہ ساقط کر دیا ہے، ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ: صریح الفاظ نکاح کے علاوہ کسی اور معانی کے محتمل نہیں، اس لیے اللہ تعالی نے حرام کیا ہے کہ کہیں وہ نکاح میں جلد بازی نہ کر لے اور اپنی عدت ختم ہونے میں جھوٹ نہ بول دے، اور دوران عدت کسی اور سے وعدہ نہ کر کے اپنے پہلے خاوند کا

حق پورا کرے.

لیکن تعریض اور اشارہ کنایہ یہ ہے کہ: جو نکاح وغیرہ کے معانی رکھتا ہو، یہ بائنہ عورت کے لیے جائز ہے مثلا کوئی شخص اسے کہے میں شادی کرنا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدت ختم ہونے کے بعد تم مجھ سے مشورہ کرنا یا اس طرح کے دوسرے الفاظ استعمال کرے تو یہ جائز ہیں کیونکہ یہ تصریح نہیں.

دلوں میں اس کا قوی دافع ہے، اور اسی طرح کسی عدت والی عورت کے متعلق اپنے دل میں رکھنا کہ جب اس کی عدت ختم ہو جائے تو وہ اس سے شادی کریگا، اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

یا پھر تم اپنے دلوں میں پوشیدہ ارادہ کرو .

یعنی اس میں کوئی حرج نہیں، عقد نکاح کے ابتدائی امور میں یہ تفصیل ہے، رہا عقد نکاح تو عدت ختم ہونے سے قبل حلال نہیں:

" حتی کہ عدت ختم ہو جائے " انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی (106).

مزید دیکھیں: المغنی (7 / 112) الموسوعۃ الفقھیۃ (19 / 191).

واللہ اعلم .